Pathway to Ilm

ماہانہ آرٹیکل

صفر 1447 / اگست 2025 | شمارہ: 15

اسلام میں موسیقی کا حکم: دلائل اور نقصانات

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

موسیقی آج کی زندگی کا ایک رچا بسا حصہ بن چکی ہے۔ دکانوں میں، گاڑیوں میں اور یہاں تک کہ فون کالز پر بھی یہ سنائی دیتی ہے۔ لیکن اسلام میں اس کا حکم بالکل واضح ہے۔ قرآنِ کریم کی متعدد آیات، رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ، اور ائمہ اربعہ سمیت جمہور علما کا متفقہ فیصلہ یہی ہے کہ موسیقی اور ناجائز گانا بجانا حرام ہے۔ اس تحریر میں قرآن، سنت اور اقوالِ علما سے اس کی حرمت کے دلائل اور اس کے نقصانات ذکر کیے جاتے ہیں۔

قرآنی دلائل

1. اللہ تعالیٰ سورۃ لقمان میں فرماتے ہیں:

"وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ" (لقمان: 6)

"اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو لہو و لعب کی باتیں خریدتا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے بھٹکائے"۔

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ، نیز تابعین جیسے حسن بصریؒ اور مجاہدؒ سب اس پر متفق ہیں کہ "لہو الحدیث" سے مراد موسیقی اور گانا بجانا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے تو اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ اس سے مراد یہی ہے۔

2. سورۃ الفرقان میں فرمایا:

"وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ" (الفرقان: 72)

"اور وہ لوگ جو جھوٹ پر حاضر نہیں ہوتے"۔

امام ابو حنیفہؒ اور دیگر مفسرین کے نزدیک یہاں "الزور" سے مراد موسیقی اور گانا ہے۔

3. سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے:

"وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ" (الإسراء: 64)

"اور اپنی آواز سے ان میں سے جسے بہکا سکتا ہے بہکا لے"۔

مفسرین جیسے مجاہدؒ، ضحاکؒ اور سیوطیؒ نے شیطان کی "آواز" سے مراد موسیقی، گانے اور باجے لی ہے۔

احادیثِ نبوی ﷺ

1. حضرت ابوعامر یا ابومالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ" (صحیح بخاری: 5590)

"میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کے آلات کو حلال قرار دیں گے"۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ موسیقی کی حرمت کا درجہ شراب اور زنا کے برابر ہے۔

2. حضرت ابومالک اشعریؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ» (سنن ابن ماجه: 4020)

"میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اسے کسی اور نام سے پکاریں گے، ان کے سروں پر موسیقی بجائی جائے گی اور گانے والیاں گائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا"۔

علمائے لغت کا اجماع ہے کہ "معازف" سے مراد موسیقی کے آلات ہیں۔

3. حضرت عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ» قال رجل: يا رسول الله ومتى ذاك؟ قال: «إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ»

(جامع ترمذی: 2212)

"اس امت میں زمین دھنسنے، شکلوں کے مسخ ہونے اور آسمان سے پتھروں کی بارش ہونے کے واقعات ہوں گے"۔ ایک شخص نے پوچھا: یہ کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب گانے والیاں، موسیقی کے آلات اور شراب عام ہو جائیں گی"۔

4. حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ساز و باجے کو مٹا دوں"۔ (مشکاۃ المصابیح: 3654)

5. سلام بن مسکین کہتے ہیں: ایک بزرگ نے بیان کیا کہ وہ حضرت ابو وائلؓ کے ساتھ ایک ولیمہ میں شریک تھے۔ کھانا لایا گیا، پھر گوشت کی ہانڈی آئی، اس کے بعد روٹی یا میٹھے کا طبق آیا۔ پھر ایک باجا منگوایا گیا، تو حضرت ابو وائلؓ نے اپنے ہاتھوں کو روک لیا اور فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ" (سنن أبي داود: 4927)

"گانا دل میں نفاق کو ایسے اگاتا ہے جیسے پانی سبزہ اگاتا ہے"۔

فقہاء کے اقوال

ائمہ اربعہ اور ان کے تلامذہ نے موسیقی کے بارے میں یکساں موقف اختیار کیا ہے:

- فقہائے احناف جیسے ابن عابدین، کاسانی اور ابن الہمام نے ایسے تمام آلاتِ موسیقی کو جو محض لہو و لعب اور دل بہلانے کے لیے بنائے گئے ہوں، مثلاً گٹار، بانسری، اور وائلن وغیرہ، حرام قرار دیا ہے۔ اگرچہ گانے کے کلمات مباح یا بظاہر اچھے ہوں، مگر آلاتِ موسیقی کا استعمال اسے ناجائز بنا دیتا ہے۔
- .فقہائے مالکیہ جیسے امام قرطبیؒ نے موسیقی کو دل اور روح پر اس کے برے اثرات کی بنا پر سخت مذموم کہا۔ اسحاق بن عیسیٰ طباع.بیان کرتے ہیں:

"میں نے امام مالک بن انسؒ سے مدینہ کے کچھ لوگوں کی اس رخصت کے بارے میں پوچھا جو وہ گانے (الغناء) کے بارے میں لیتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: ہمارے ہاں یہ صرف فاسق لوگ کرتے ہیں"۔ (بہ روایت: عبداللہ بن احمد، کتاب العلل، 1/260)

- فقہائے شوافع جیسے امام نوویؒ کا فتویٰ ہے کہ وہ آلات جنہیں شراب نوشی کی محفلوں میں بجایا جاتا ہے، مثلاً بانسری اور عود (lute)، سب حرام ہیں۔
- فقہائے حنابلہ جیسے ابن قدامہؒ نے اپنی کتاب المغنی میں تفصیل سے لکھا ہے کہ دف (ایک طرفہ ڈھول) کا نکاح اور عید جیسے مواقع پر استعمال جائز ہے، لیکن وہ آلات جو محض لہو و لعب کے لیے ایجاد کیے گئے ہوں، سب حرام ہیں۔

امام ابن حجر ہیتمیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف کفّ الرعاع عن محرّمات اللھو والسماع میں یہ نتیجہ نکالا ہے کہ موسیقی کے آلات کی حرمت تقریباً چالیس احادیث سے ثابت ہے، جن میں سے اکثر صحیح یا حسن درجے کی ہیں۔

کیا چیزیں حرام ہیں؟

مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ امور حرام قرار پاتے ہیں:

- وہ تمام آلاتِ موسیقی جو محض لہو و لعب اور لذت کے لیے بنائے گئے ہوں، مثلاً گٹار، وائلن، بانسری، ڈرم سیٹ، کی بورڈ وغیرہ۔
- ایسا گانا جو:

- فرائض یا واجبات سے غفلت میں ڈالے
- فحاشی یا برے خیالات کو فروغ دے
- غیر محرم عورتوں کی طرف سے مردوں کے لیے گایا جائے
- ممنوع آلاتِ موسیقی کے ساتھ ہو۔

موسیقی کیوں نقصان دہ ہے؟

اسلام بغیر وجہ کے کسی چیز کو حرام نہیں کرتا۔ موسیقی کوئی "بے ضرر مشغلہ" نہیں بلکہ اس کے روحانی، نفسیاتی اور معاشرتی نقصانات ہیں:

1. روحانی زوال

موسیقی دل کو ذکرِ الٰہی سے غافل کر دیتی ہے۔ آلاتِ موسیقی کے لیے عربی لفظ "ملاهِي" ہے، جس کا مطلب ہے: وہ چیز جو اللہ سے غافل کر دے۔ یہ دل کو وقتی لذتوں میں ڈبو دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ" (الذاريات: 56)

"میں نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لیےپیدا کیا ہے"۔

2. خواہشوں کو بھڑکانا

ماہرینِ نفسیات نے ثابت کیا ہے کہ موسیقی جذبات کو بھڑکاتی ہے، خواہشات کو بڑھاتی ہے اور جسم کی کیمیائی کیفیت کو بدل دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موسیقی اکثر زنا، بے حیائی اور جذباتی بے اعتدالی سے جُڑی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ" الأحزاب: 32

"اے نبی کی بیویو ! اپنی بات میں نرمی نہ کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ لالچ میں پڑ جائے"۔

جب نرم لہجہ بھی فتنے کا باعث ہو سکتا ہے تو پھر ساز اور گانے کی کیفیت کیا کرے گی؟

3. غیر اسلامی نظریات کی ترویج

جدید موسیقی کی بیشتر اصناف بغاوت، زنا، منشیات اور دین سے آزادی جیسے تصورات کو فروغ دیتی ہے۔ یہ گانے عاشقانہ محبت کو معبود بنا کر یہ پیغام دیتے ہیں کہ "دل کی سنو" بجائے اس کے کہ اللہ کے حکم کی پیروی کی جائے۔ اس طرح موسیقی سامع کے ذہن کو آہستہ آہستہ بگاڑ دیتی ہے۔

بے ضرر ہونے کا دھوکا

بعض لوگ کہتے ہیں: "اگر موسیقی مجھے متاثر نہیں کرتی تو کیا حرج ہے؟" لیکن شریعت کے احکام ذاتی تجربے پر نہیں بلکہ عمومی اصول پر قائم ہیں۔ جس طرح شراب اس لیے حرام ہے کہ وہ نشہ لاتی ہے، چاہے کوئی کہے کہ اسے نقصان نہیں دیتا، بالکل اسی طرح موسیقی اپنی حقیقت کی بنا پر حرام ہے، نہ کہ صرف اثرات کی وجہ سے۔ فقہی قاعدہ ہے:

"دَرْءُ المَفَاسِدِ أَوْلَى مِنْ جَلْبِ المَصَالِحِ"

"فساد کو دور کرنا مصلحت حاصل کرنے سے زیادہ اہم ہے"۔

چاہے کوئی کہے کہ موسیقی سکون دیتی ہے، اسلام یہ سکھاتا ہے کہ عارضی لذت مستقل نقصان کے مقابلے میں بے وقعت ہے۔

دو بچیوں کے گانے والی حدیث

بعض لوگ اس حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ عید کے موقع پر دو بچیاں حضرت عائشہؓ کے پاس اشعار گا رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں نہیں روکا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ:

- وہ بچیاں آلاتِ موسیقی کے بغیر گا رہی تھیں،
- ان کے اشعار جنگ (بعاث) کے اشعار تھے، نہ کہ عشق و ہوس کے،
- وہ پیشہ ور گانے والیاں نہ تھیں،
- رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف توجہ نہیں دی بلکہ منہ پھیر لیا، جس میں ناپسندیدگی کا اشارہ ہے، البتہ عید کی خوشی کے سبب منع نہ فرمایا۔

نعتیہ کلام (نَشِید) کی اجازت

نَشِید دراصل ایسا شعری کلام یا ترانہ ہے جو صرف آواز کے ذریعے پڑھا جائے اور اس میں کسی قسم کے موسیقی کے آلات شامل نہ ہوں۔ یہ اس وقت جائز ہے جب چند شرائط کا خیال رکھا جائے:

- اس میں ایسے الفاظ یا مضامین نہ ہوں جو اسلامی عقائد اور تعلیمات کے خلاف ہوں۔
- یہ گانے بجانے یا بے حیائی کے محافل کے طرز پر نہ پڑھا جائے۔
- اسے اتنے پر کشش اور دل موہ لینے والے انداز میں نہ گایا جائے کہ سامع اصل پیغام کے بجائے صرف دھن اور ترنم میں کھو جائے۔

اگر نَشِید ان حدود کے اندر رہے تو وہ جائز ہے بلکہ ایک مؤثر اور روح پرور متبادل بھی بن سکتا ہے۔

نتیجہ

قرآنی آیات کے صریح دلائل، بے شمار صحیح احادیث، اور چاروں فقہی مذاہب کے فقہاء کے اجماعی فیصلے اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ موسیقی (بالخصوص آلات کے ساتھ اور ناجائز مضامین والی) حرام ہے۔ اس کے نقصانات بہت گہرے ہیں: یہ دل کو سخت کر دیتی ہے، انسان کو زندگی کے اصل مقصد سے غافل کرتی ہے اور گناہوں کی راہ ہموار کرتی ہے۔

لہٰذا جو مسلمان اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے قریب ہونا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ موسیقی سے دور رہے اور اس کے بجائے پاکیزہ اور روحانی طور پر فائدہ مند ذرائع اپنائے، جیسے: قرآن کریم کی تلاوت، دینی نصیحتیں سننا، یا حلال نعتیہ کلام سے لطف اندوز ہونا۔

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہمارے دلوں کو غفلت سے بچائے، ہمارے کانوں کو ناجائز باتوں سے محفوظ رکھے، اور ہماری زندگی کو اپنی رضا کے مطابق بنا دے۔

مراجع

- الکاسانی، بدائع الصنائع - ابن قدامہ، المغنی - الشربینی، مغنی المحتاج - ابن حجر العسقلانی، فتح الباری - مفتی محمد بن آدم، دارالافتاء لیسٹر (Central-mosque.com)

تحریر: مفتي نعيم علي

ایڈیٹرز: مولانا اشفاق اکبر، مفتی عبدالوہاب حسن